اسلامی نظام | از حکیم محمد اسحٰق صاحب سندیلوی تقطیع خورد ضخامت ۲۰۳ صفحات۔ کتابت وطباعت بہتر قیمت عہ رتبہ:- دارالاشاعت نشاۃِ ثانیہ حیدرآباد دکن ۔

ہرچند کہ یہ کتاب بقیمت کمتر ہے لیکن اس کے بحقیقت بہتر ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے اس وقت دنیا روز روز کے اجتماعی آفات ومصائب سے تنگ آکر ایک ایسے نظام کی تشنگی شدت سے محسوس کر رہی ہے جو بلالحاظ رنگ ونسل اور بلا امتیاز ملک ووطن انسانیتِ عامہ کی فلاح وبہبود کا ضامن ہو اور جو رائج ہو کر ان تمام سرمایہ دارانہ، ملوکانہ اور جاگیردارانہ جراثیم کا قلع قمع کرکے رکھدے جنھوں نے اس وقت جدید تہذیب وتمدن کے مسامات سے انسانیت کے جسم میں داخل ہو کر اس کو پرانا ناسور اور انتہا درجہ گندہ ومتعفن بنادیا ہے۔ اس ضرورت کو ہی محسوس کرکے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔

اس میں فاضل مصنف نے پہلے حیات کی دو قسمیں بتائی ہیں ایک حیاتِ طبعی اور دوسری حیاتِ عقلی۔ پھر دونوں کے خصائص اور لوازم پر گفتگو کرنے کے بعد یہ بتایا ہے کہ اسلام کے علاوہ اب تک جتنے نظام پیش کئے گئے ہیں وہ سب انسان کی حیاتِ طبعی سے تعلق رکھتے ہیں۔ البتہ صرف اسلام کا نظام ایک ایسا ہے جو انسان کی زندگی کو عقلی زندگی بناتا ہے پھر چونکہ ہر نظام کا ایک مرکز ہوتا ہے اس بنا پر ضروری ہے کہ اسلامی نظام کا بھی ایک مرکز ہو اور چونکہ انسان کی خارجی زندگی اس کی فکری زندگی کے مظاہر عمل کا ہی نام ہے اس بنا پر یہ مرکز اولاً تو اس کے افکار کا مرکز ہوگا اور اس کے بعد وہی زندگی کا مرکز ومحور بن جائے گا۔ اسلام نے اس فکری نظام کا مرکز خدا کی ذات کو قرار دیا ہے۔ اس پر گفتگو کرنے کے بعد مصنف نے تفصیل اور وضاحت کے ساتھ دلنشین پیرایہ میں بتایا ہے کہ توحید کا عقیدہ انسان میں کس قسم کے صفات پیدا کردیتا ہے اور ان صفات کا ظہور اس کی خارجی زندگی میں کس طرح ہوتا ہے اور وہ اپنے ساتھ کیا کیا برکات لاتا ہے۔ آخر میں موصوف نے نمبروار ثابت کیا ہے کہ اگر یہ نظام اپنی حقیقی روح کے ساتھ دنیا میں رائج ہو جائے تو بے شبہ اس سے عہدِ حاضر کی تمام اجتماعی مشکلات ختم ہو جاتی ہیں۔ فاضل مصنف اسلامی علوم میں درک وبصیرت رکھنے کے ساتھ عصرِ جدید کے دستوری اور آئینی نظامات اور ان کے اثرات ورجحانات سے بھی باخبر ہیں اس لئے ان کا اندازِ گفتگو